سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث قدسی اور حدیث نبوی کے درمیان کیا فرق ہے ، نیز حدیث قدسی کو قدسی کیوں کہا جاتا ہے ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث قدسی وہ جس کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کی جائے ، اس میں بیان شدہ مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہیں اور حدیث نبوی میں حدیث کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف ہوتی ہے ۔ حدیث نبوی میں الفاظ و معانی رسول اللہ ﷺ کے اپنے ہوتے ہیں ، البتہ حدیث نبوی بھی وحی الٰہی کے تابع ہوتی ہے اور حدیث قدسی کو قدسی اس کی عظمت ورفعت کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی قدسی کی نسبت قدس کی طرف ہے ، جو اس حدیث کے عظیم ہونے کی دلیل ہے ۔

حدیث قدسی کی مثال

« عن أبي هريرة - رضى اللہ عنه - قال : قال النبى - صلى اللہ عليه وسلم - : يقول اللہ تعالى : (أنا عند ظن عبدي بى ، وأنا معه إذا ذكرنى ، فإن ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى ، وإن ذكرنى فى ملإ ذكرته فى ملإ خير منهم ، وإن تقرب إلى بشبر تقربت إليه ذراعا ، وإن تقرب إلى ذراعا تقربت إليه باعا ، وإن أتانى يمشى أتيته هرولة »

(صحیح بخاری : 7405) (صحیح مسلم : 2675)

سیدنا ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا : نبی ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے ۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے بھری محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی جانب ایک گز نزدیک ہو جاتا ہوں ۔ اور اگر وہ ایک گز مجھ سے قریب ہو تو میں دو گز اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں ۔

حدیث نبوی ﷺ کی مثال :

« عن أبي سعيد الخدري رضى اللہ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول : (من رأى منكم منكرا فليغيره بيده ، فإن لم يستطع فبلسانه ، فإن لم يستطع فبقلبه ، وذلك أضعف

الإِيمان» (صحیح مسلم :49)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ (ﷺ) فرمارہے تھے : ''تم میں سے جو شخص منکر (ناقابل قبول کام) دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے، اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ